دُعا کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ رفروری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

صحت اور بیماری کا تسلسل ابھی جاری ہے۔ بیچ میں آرام آجاتا ہے اور پھر بیماری عود کر آتی ہے۔ چند دن میں اسلام آباد میں رہا۔ وہاں چیک اپ کروایا۔ بعض ٹیسٹ ہوئے اور پھر سے ایک ماہ کے لئے اینٹی بائیوٹک کا کورس تجویز ہوا ہے۔

بیماری تو انسان کے ساتھ لگی ہی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ غلطی کرنا انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ اِذَا مَرِضۡتُ (الشعراء:۸۱) انسان غلطی کرتا ہے کوئی، اور بیمار ہو جاتا ہے لیکن شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی حاصل کرنا ہو اس کے لئے دعا کرنی پڑتی ہے۔

دعا کرتا ہوں اور آپ سے بھی امید رکھتا ہوں کہ آپ دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ذمہ داری کے جو کام ہیں وہ تو کرنے ہی پڑتے ہیں اور کرنے چاہئیں نہ آپ پر کوئی احسان ہے نہ کسی اَور پر۔ اس بیماری میں بھی جب کچھ آرام آیا تو مجھے رات کے دو دو بجے تک کام کر کے ڈاک جو بہت جمع ہوئی تھی وہ نکالنی پڑی لیکن جب بیماری آتی ہے اور بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کام نہیں کرسکتا۔ تو پھر کام جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جب صحت ہوتی

ہے تو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جس وقت میں اپنے کام میں مشغول ہوں مجھے اپنی بیماری کا احساس نہیں ہوتا اور جس وقت میں دوستوں سے مل رہا ہوں تو اتنی خوشی میں محسوس کر رہا ہوتا ہوں کہ دوست میری کمزوری کا احساس کر ہی نہیں سکتے اور ہمیشہ مجھے یہی کہتے ہیں۔ اب بھی ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہی کہا کہ آپ دیکھنے میں تو بڑے صحت مند لگتے ہیں۔ میں نے کہا میں ہمیشہ ہی اچھا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

اور دعا کے بغیر تو زندگی کا مزہ بھی نہیں اور دعا کے بغیر ہمیں کچھ مل بھی نہیں سکتا۔ نہ ہمیں نہ ہماری نسلوں کو۔ نہ آج کے اس انسان کو ہماری دعا کے بغیر کچھ مل سکتا ہے جو ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بہت دعائیں کرے اور جماعت احمدیہ کی یہ شان اور علامت ہے کہ اس کی دعاؤں کے بے شمار پہلو ہیں۔ کوئی چیز اس کائنات کی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو ہماری دعا سے محروم رہے۔ اس لئے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں یعنی دنیا کی ہر چیز آپ کی رحمت کی محتاج بھی ہے اور آپ کی رحمت کو حاصل بھی کر رہی ہے۔ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی وسعتوں میں عالمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہ جو آپ کے در کے غلام ہیں ان کی دعاؤں کو بھی اس عالمین کا احاطہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت انسانیت ہماری دعاؤں کی بہت محتاج ہے۔ اس وقت ہمارے اپنے بھائی ہماری دعاؤں کے بہت محتاج ہیں۔ اس وقت ہماری اپنی نسل ہماری دعا کی بہت محتاج ہے۔ اس وقت ہماری دعا کرنے کی طاقت اور ہمت ہماری دعا کی بہت محتاج ہے۔

علیٰ وجہ البصیرت میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دنیا کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے اور اس کے مشاغل کچھ اس قسم کے ہیں کہ اگر آدمی ہمیشہ چوکس ہو کر اور بیدار ہو کر دعا کی طرف متوجہ نہ رہے تو دعا میں غفلت کر جاتا ہے اس لئے بار بار میں جماعت کو دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اپنے نفس کو تو ہر روز ہی توجہ دلاتا ہوں اس کی طرف۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا قرآن کریم نے ہماری راہبری کے لئے محفوظ کی ہے۔

عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا (مــریم:۴۹) کہ یقیناً رب کے حضور جھک کر دعاؤں کے نتیجے میں میرا نصیبا سویا نہیں رہے گا۔

تو اپنی قسمت کو جگانے کے لئے، بیدار کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہی میں ہے اور اس کی رحمت سے ہی یہ ہوسکتا ہے کہ ہمیں یہ سب کچھ مل جائے جس کے حصول کی اس نے ہم میں سے ہر فرد میں طاقت بھی رکھی اور جس کو دینے کے لئے وہ ہر وقت تیار بھی ہے۔ اگر ہم محروم رہتے ہیں تو ذمہ داری ہماری ہے۔ ہمارے رب کی نہیں۔ ہمارے اللہ نے تو اعلان کر دیا کہ ہر قسم کی ربوبیت کی ذمہ داری میری ہے۔ وہ جو ربّ ہے۔ اگر ہم اس کی طرف متوجہ نہ ہوں تو اس سے جو ربّ نہیں ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں کچھ بھی نہیں۔

پس بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں تا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے انسان سے اس زمانہ کے لئے کئے تھے وہ وعدے اس زمانہ کے انسان کی زندگی میں پورے ہوں اور اس زمانہ کے انسان کی غفلتوں کے نتیجہ میں ان میں تاخیر نہ پیدا ہو اور اس کے لئے پھر میں یاددہانی کراؤں گا آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ اس بنیادی حقیقت کے سمجھنے کی ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اسے اپنے ذہن میں حاضر رکھیں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸؍مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۱، ۲)